بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ

لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

اے باری تعالیٰ! اپنے محبوب پر ہمیشہ خوب درود وسلام بھیج جو تمام مخلوقات سے افضل و برتر ہیں اور یہ محبوبِ کبریا ایسے ذی شان وعالی مرتبہ ہیں جن سے ہر خوف اور ہر مصیبت میں (یہاں تک کہ قیامت کے ہولناک دن بھی) شفاعت کی امید ہے

اِنتسابُ

والد مرحوم شیخ لیاقت حسین کے نام!
جن کی انگلی پکڑ کر میں نے چلنا سیکھا!

جس نے ہنس ہنس کے کبھی گود کھلایا تھا مجھے
میں نے رو رو کے اٹھایا ہے جنازہ اُس کا
میں کڑی دھوپ میں بے آس کھڑا ہوں عامرؔ
وہ گھنا پیڑ کٹا......اُٹھ گیا سایہ اُس کا

(رحلت:23 ستمبر 2009ء)

عنوانات | فہرست مضامین، جلد اول | صفحہ نمبر

مقدمۃ الکتاب ——— ڈاکٹر عامر لیاقت حسین 17
تقریظ ——— مفتی عبدالقادر 32
حرفِ باریاب ——— عابدالحق 37
مناجات ——— 44

حصہ اول...... قیامت اور عقیدۂ آخرت (مذاہب عالم کی روشنی میں)

یہ گھڑی محشر کی ہے، ہم عرصۂ محشر میں ہیں! ——— 47
مسلمانوں کے لیے فتنوں کا نیا دور کب شروع ہوا؟ ——— 51
قیامت سے کیا مراد ہے؟ ——— 53
قیامت کب برپا ہوگی؟ ——— 54
قیامت کا وقت ظاہر کرنے والی گھڑی (Doomsday Clock) ——— 57
سلف صالحین اور خوفِ قیامت ——— 58

مذاہب عالم میں قیامت کا تصور ——— 62
☆......قدیم اہل مصر کا عقیدہ ——— 64
☆......آتش پرستوں کا عقیدہ ——— 65
☆......قدیم اہل یونان کا عقیدہ ——— 66
☆......ہندومت اور بدھ مت کا عقیدہ ——— 67
☆......بنی اسرائیل کا عقیدہ ——— 67
☆......مسیحیت کا عقیدہ ——— 68
☆......مایا تہذیب کا عجیب وغریب نظریہ ——— 69

☆......اہل عرب اور عقیدۂ آخرت 12

روز قیامت سے متعلق بعض پیش گوئیاں 14

☆......ناسٹراڈیمس کی پیش گوئیاں 14

☆......لوب سنگھ رمپا کی پیش گوئیاں 76

☆......جین ڈکسن کی پیش گوئیاں 76

☆......ڈاکٹر ایڈگر کیسی کی پیش گوئیاں 76

حصہ دوم......علاماتِ صغریٰ

علاماتِ قیامت کی درجہ بندی 81

علاماتِ صغریٰ 84

☆......احادیث نبویہ سے انکار اور کلام الٰہی کی من مانی تاویل کی جائے گی 84

☆......قرآن مجید کی کھلی آیات سے اعراض اور متشابہات کو تلاش کیا جائے گا 86

☆......بلند مکانات پر فخر کیا جائے گا اور معاشرے کا نالائق ترین طبقہ حکمرانی کرے گا 86

☆......مسلمان مال دار ہوں گے مگر دین دار نہ ہوں گے 88

☆......علم اٹھ جائے گا اور عالموں کی جگہ جاہل سنبھال لیں گے 89

☆......قتل وغارت گری عام ہو جائے گی 90

☆......حلال وحرام کا فرق اٹھ جائے گا 91

☆......امت کے زوال کی علامتیں 93

☆......عمر میں سے برکت اٹھالی جائے گی 94

☆......مسجدیں سجائی جائیں گی 94

☆......علمائے سُو پیدا ہوں گے 95

☆......عالمگیر اور لاعلاج فتنہ 96

☆......مسلمان پہلی امتوں کی روش اختیار کریں گے 96

☆......چودہ خصلتوں اور مصیبتوں کا ظہور 98
☆......قیامت کی واضح علامتیں 98
☆......نت نئے فتنوں کا ظہور ہوگا 99
☆......فتنوں کی بھرمار ہوگی جن سے بچنا مشکل ہوگا 100
☆......تفریق بین المسلمین کا فتنہ 102
☆......اسلام سے اجنبیت برتی جائے گی 103
☆......ہر بعد کا زمانہ پہلے سے برا ہوگا 104
☆......مسلمان کبھی ختم نہیں ہوں گے 104
☆......ایک جماعت ضرور حق پر قائم رہے گی اور مجدد آتے رہیں گے 105
☆......قرآن کو ذریعہ معاش بنایا جائے گا 106
☆......مسلمانوں کی اکثریت ہوگی لیکن بیکار 106
☆......جھوٹ عام ہو جائے گا 107
☆......مردوں کی کمی، شراب خوری اور زنا کی کثرت ہوگی 107
☆......قاتل اور مقتول جہنم میں ہوں گے 108
☆......کنجوسی عام ہوگی اور قتل کی کثرت ہوگی 109
☆......چرب زبانی سے روپیہ کمایا جائے گا 109
☆......گمراہ کن لیڈر اور جھوٹے نبی پیدا ہوں گے 110
☆......امانت اٹھ جائے گی 112
☆......نماز پڑھنے اور پڑھانے سے گریز کیا جائے گا 112
☆......فحش عورتیں مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی 113
☆......ناچ گانے کی محفلیں، بندروں اور خنزیروں کا مجمع 114
☆......بظاہر دوستی اور دل میں دشمنی رکھنے والے پیدا ہوں گے 115
☆......ظالم کو ظالم کہنا، نیکیوں کی راہ بتانا اور برائیوں سے روکنا چھوٹ جائے گا 115
☆......ریاکار عابد اور کچے روزے دار ہوں گے 117

☆......ہم جنس پرستی کے رجحان میں اضافہ — 118
☆......ناخلف اور نالائق امتی — 118
☆......اِس امت کے آخری دور میں صحابہ کرام جیسا اجر لینے والے مبلغ اور مجاہد ہوں گے — 118
☆......نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے انتہا محبت کرنے والے پیدا ہوں گے — 119
☆......صرف مال ہی کام دے گا — 119
☆......مال کی کثرت ہوگی — 120
☆......موت کی تمنا کی جائے گی — 121
☆......ہر شخص اپنی رائے کو ترجیح دے گا اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کرے گا — 121
☆......پھلوں میں کمی ہو جائے گی — 121
☆......سیاہ خضاب لگانے پر وعید — 122
☆......دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا دور — 122

رسول اکرم ﷺ کی وہ تاریخی پیش گوئیاں جنھیں وقت نے سچ ثابت کردیا — 123
☆......رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال اور بیت المقدس کی فتح — 124
☆......خلافت شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خبر — 125
☆......مسلمانوں میں تیس برس خلافت رہے گی اور پھر بادشاہی اس کی جگہ سنبھال لے گی — 125
☆......سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کی خبر — 126
☆......فتنۂ ارتداد کی خبر — 126
☆......روم و فارس کی عظیم الشان سلطنتوں کا زوال — 127
☆......فاتح ایران کی نشاندہی — 131
☆......عظیم الشان فتوحات کی بشارت — 132
☆......مسلمان ایک دن شہنشاہ ہوں گے — 133
☆......دنیا کے وسیع خطے پر مسلمانوں کے غلبے کی خبر — 134

☆......مصر فتح ہونے کی خبر 135
☆......یمن، شام اور عراق کی فتوحات کی خبر 136
☆......شام کی طرف ہجرت کی پیش گوئی 136
☆......عہد فاروقی کے بعد فتنوں کے ظہور کی اطلاع 136
☆......سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خونِ ناحق کی خبر 138
☆......خوارج کی اطلاع 139
☆......سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کی خبر 140
☆......سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کی بشارت 140
☆......سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر 141
☆......آمریت اور جبر و استبداد کا دور 142
☆......شریروں کی حکومت 143
☆......عدیم المثال امن و امان کی پیش گوئی 144
☆......غزوۂ ہند کی بشارت 145
☆......دو خاص بادشاہوں کے بارے میں پیش گوئی 145
☆......خلافت عباسیہ کے قیام کی پیش گوئی 146
☆......ترکوں سے جنگ کی خبر 147
☆......مسلمانوں کے ہاتھوں قسطنطنیہ کی فتح کی بشارت 148
☆......مصر، شام اور عراق میں خود مختار ریاستوں کے قیام کی خبر 150
☆......یورپی عیسائیوں کا دنیا میں زور ہو جائے گا 150
☆......کافر قومیں متحد ہو کر مسلمانوں کے خلاف یلغار کریں گی 151
☆......عراق پر حملہ 153
☆......فرعون کی لاش ظاہر ہو گی 155

☆......زلزلے کثرت سے آئیں گے — 159
☆......سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہو جائیں گی — 160
☆......سیلاب عظیم — 161
☆......چاند کی رویت پر اختلاف ہوگا — 163
☆......لاعلاج بیماریوں کا فروغ اور اچانک موت کا عام ہونا — 163
☆......سود عام ہوگا — 164
☆......تسخیر ماہتاب......قرآن مجید کی حقانیت کا ثبوت — 165
☆......ایک حدیث مبارک میں جدید ٹیکنالوجی کے فروغ کی طرف بھی اشارہ موجود ہے — 171
☆......گلوبلائزیشن کی جانب ایک اشارہ — 173
☆......درندے انسانوں سے بات کریں گے — 174
☆......ذرائع ابلاغ کا پھیلاؤ — 175
☆......بارشیں کثرت سے ہوں گی مگر زمین فصل نہیں اُگائے گی — 175

حصہ سوم......علاماتِ کبریٰ

علاماتِ کبریٰ — 179

حضرت امام مہدی کا ظہور — 182
مشہور مدعیانِ مہدیت — 183
عقیدۂ ظہور امام مہدی — 200
عقیدۂ ظہور امام مہدی احادیث کی روشنی میں — 204
منکرین ظہورِ امام مہدی کے باطل دلائل پر تبصرہ — 208
حضرت مہدی کو ''امام'' کیوں کہا جاتا ہے؟ — 216

ظہور امام مہدی کی علامات —— 218

عمومی علامات —— 218

☆ رمضان المبارک میں دو مرتبہ چاند گرہن کا ہونا —— 219

☆ رمضان المبارک میں چاند گرہن اور سورج گرہن کا ایک ساتھ ہونا —— 219

☆ منیٰ میں خانہ جنگی —— 220

☆ نہر فرات سونے کا پہاڑ اگل دے گی —— 221

☆ سُفیانی نامی فتنے کا ظہور —— 222

☆ حارث حراث اور منصور کا ظہور —— 223

☆ ''مقام بیداء'' سے لشکر کا نمودار ہونا —— 224

☆ مشرقی سمت سے دُم دار ستارہ ظاہر ہوگا —— 226

☆ خراسان سے لشکر کی آمد —— 226

☆ متفرق علامات —— 227

حضرت امام مہدی کے اوصاف ظاہری —— 228

☆ نام ونسب —— 228

☆ حلیہ مبارک —— 229

خراسان سے کالے جھنڈے والے لشکر کی آمد... اہل ایمان کی آزمائش —— 232

حضرت امام مہدی کی بیعت —— 234

امام مہدی کے عہد میں لڑی جانے والی جنگیں اور فتوحات —— 237

☆ معرکۂ اوّل —— 237

☆ عیسائیوں سے صلح اور پھر جنگ —— 239

☆ جنگ عظیم (Armageddon) —— 241

☆ جنگ عظیم میں مسلمانوں کی پناہ گاہ —— 245

☆......یہود ونصاریٰ کے نزدیک جنگ عظیم (Armageddon) کا تصور اور اس کی اہمیت 247
☆......مغرب میں جنگ عظیم (Armageddon) کا جنون عروج پر 250
☆......فتح قسطنطنیہ 255
زمانۂ امام مہدی کی برکات 259
حضرت امام مہدی کا وصال 260

فتنۂ دجال 261
لفظ دجال، علم الاشتقاق کی رُو سے 264
دجال کا ذاتی پس منظر 265
دجال کا حلیہ 268
دجال کے ماں باپ کا حلیہ 269
عبدالعزیٰ بن قطن کون؟ 270
دجال کے متعلق عقیدہ 271
دجال کا ذکر قرآن کریم میں 273
دجال کا ذکر احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں 277
عقیدۂ خروجِ دجال... علمائے کرام کیا کہتے ہیں؟ 296
احادیث کی مستند کتابوں میں لفظ ''دجال'' کا تذکرہ 299
دجال کا طوافِ کعبہ... ایک الجھن کا ازالہ 300
کیا ابن صیاد ہی دجال ہے؟... ایک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا 302
جزیرۂ دجال کے ایک انوکھے سفر کی روداد 310
دجال کے نمودار ہونے سے پہلے کے آثار 315
☆......حضرت امام مہدی کا ظہور 315
☆......بھوک وافلاس اور قحط سالی کا عام ہونا 315

☆......عرب تعداد میں گھٹ جائیں گے 316
☆......دین میں کمزوری اور نفاق کا بڑھ جانا 317
☆......مساجد کے محراب و منبر سے دجّال کا ذکر بند ہو جانا 318
☆......جب مسلمان اس کے خروج کی تمنا کریں گے 318
☆......دجل وفریب عام ہو جانا 319
☆......قسطنطنیہ کا فتح ہو جانا 319
☆......رومیوں کی تعداد میں اضافہ 321
☆......بحیرۂ طبریہ کا پانی خشک ہو جانا 321
☆......نخل بیسان کے درختوں پر پھل لگنا بند ہو جانا 321
☆......زُغر کے چشمے کا پانی خشک ہو جانا 322
☆......قیامت خیز ہوا کا چلنا 322
دجّال کب خروج کرے گا؟ 323
دجّال کی سیاہ کاریاں اور شعبدے بازیاں 327
☆......دجّال کے ساتھ شیاطین ہوں گے جو لوگوں سے باتیں کریں گے 327
☆......وہ مُردوں کو زندہ کر دے گا 328
☆......وہ مادر زاد اندھوں کو بینا کر دے گا 328
☆......وہ لوگوں کو دھوکے میں مبتلا کر دے گا 328
☆......دجّال کی پیروی کرنے والے عیش میں جبکہ مومنین مشقت میں ہوں گے 329
☆......دجّال کو دیکھ کر زمین مدینہ اپنے خزانوں کو باہر اُگل دے گا 329
☆......اُس کے ساتھ خوراک کا ذخیرہ ہو گا 330
☆......وہ عورتوں کو اپنی جانب مائل کر لے گا 330

دجّال کے ہاتھوں ظاہر ہونے والے خوارق کی حیثیت کیا ہے؟ — 331
ایک مردِ مومن سے دجّال کا مقابلہ — 333
دجّال کا غلبہ — 335
دجّال سے محافظت کس طرح ممکن ہے؟ — 336
☆......دینی بصیرت میں اضافے کی کوشش کرنا — 336
☆......دجّال کے شر سے پناہ مانگنا — 337
☆......سورۂ کہف کی مستقل تلاوت کرنا — 337
☆......دجّال کے چہرے پر تھوک دینا — 338
☆......نماز میں فتنۂ دجّال سے حفاظت کی دعا مانگنا — 338
☆......دجّال سے دور رہنے کی حتی الامکان سعی کرنا — 339
☆......مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی پناہ میں آ جانا — 339
دجّال کو خواب میں دیکھنے پر اس کی تعبیر — 341
دجّال کی ہلاکت — 343

کتابیات

عربی مآخذ — 346
اردو مآخذ — 347
انگریزی مآخذ — 349
اختتام — 350

تقاریظ و مُقدمہ

مقدمۃ الکتاب

سانحہ نائن الیون کے بعد سے مسلمانانِ عالم ایک فتنے کے بعد دوسرے فتنے میں مبتلا ہو رہے ہیں اور مجھے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث مبارک یاد آ رہی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: فَاِنِّیْ لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَوَقْعِ الْقَطْرِ...... (رواہ البخاری)

''میں (قیامت سے پہلے) فتنوں کو تمہارے گھروں میں بارش کے قطروں کی طرح گرتا دیکھ رہا ہوں''

سانحہ نائن الیون کے بعد اُس وقت کے امریکی صدر جارج واکر بش نے ایک اعلان تو یہ کیا کہ ہم طویل صلیبی جنگ (Crusade) شروع کر رہے ہیں اور دوسرا اعلان یہ کیا کہ ہم مچھر (علمائے اسلام) پیدا کرنے والے جوہڑوں (دینی مدارس) کو خشک کر دیں گے (معاذ اللہ)

(بحوالہ ہفت روزہ تکبیر، کراچی، 26 دسمبر، 2001ء)

صدر امریکا نے محض یہ کہنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے اس قولِ سیاہ پر عمل بھی کر کے دکھایا، اس کا عملی ثبوت چاہیے تو 22 جنوری 2010ء کے قومی اخبارات اٹھا کر دیکھ لیں جن میں موٹے موٹے حروف میں لکھا ہے کہ افغانستان اور عراق میں امریکی فوجیوں کے زیرِ استعمال بندوقوں کے نشانہ لینے والے پرزے دیدبان (Gun Sights) پر بائبل کی آیات کے حوالے کندہ ہیں، ایک انگریزی معاصر میں درج ذیل سرخی کے تحت شائع ہونے والی یہ خبر مسلمانوں کے لیے کسی لمحۂ فکریہ سے کم نہیں کہ:

"US troops in Afghanistan were given Bible code gun sights"

خبر کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکی فوج اور میرینز کو ٹھیکے کے تحت بندوقیں تیار کرنے والی کمپنی ٹریجی کون (Trijicon) گزشتہ کئی سالوں سے بندوقوں کے دیدبان (Gun Sights) کے دھاتی حصے پر عہد نامہ جدید کی درج ذیل آیت کندہ کر رہی ہے:

"Then spoke Jesus again unto them, saying, I am the light

of the world: he that followeth me shall not walk in darkness, but shall have the light of life."......(John 8:12)

ترجمہ: ''پھر یسوع مسیح ان سے بولے: میں دنیا کی روشنی ہوں، میری پیروی کروگے تو تم اندھیروں میں بھٹکوگے نہیں بلکہ تمہارے پاس زندگی کی روشنی ہوگی''...... (کتاب یوحنا، باب ۸، آیت ۱۲)

(بحوالہ روزنامہ ڈان، کراچی، 22 جنوری 2010ء)

بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام روشنی ہیں اور تمام انبیائے کرام علم وصداقت کی روشنی پھیلانے اور جہالت اور کفر کے اندھیروں کو مٹانے کے لیے ہی اس دنیا میں تشریف لائے مگر پیغمبروں کا پیغام تو امن و سلامتی ہے، جان لیوا آتشیں ہتھیاروں پر بائبل کی آیات درج کرنا خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیغامِ امن وآشتی کی توہین کرنے کے مترادف ہے...... امریکی پالیسی سازوں کی یہ اوچھی حرکت اس بات کا بین ثبوت ہے کہ امریکا اور یورپ نے واقعتاً مسلمانوں پر صلیبی جنگ (Crusade) مسلط کررکھی ہے اور اخبارات کی زینت بننے والی مذکورہ خبر اُن روشن خیال مبصرین کے منہ پر کسی طمانچے سے کم نہیں جو اپنے تبصروں اور تجزیوں میں اہل مغرب کو روشن خیال اور مسلمان معاشرے کو بنیاد پرست اور انتہا پسند کہتے نہیں تھکتے...... دین اسلام کے خلاف کفار کے اِس حسد اور بغض پر اللہ تعالیٰ کا یہ تبصرہ ہی کافی ہے کہ:

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ط (سورۂ آل عمران، آیت ۱۱۸)

ترجمہ: ان کے دل کا بغض ان کے منہ سے نکلا پڑتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے شدید تر ہے......

اور یہ ہی سب سے بڑی سچائی ہے کہ سانحہ نائن الیون کے بعد سے بیرونی قوتوں نے عالم اسلام کا محاصرہ کیا ہوا ہے...... نائن الیون کے واقعے نے عالمی منظرنامے کو مکمل طور پر تبدیل کردیا اور سابق

امریکی صدر کی جانب سے اعلانِ جنگ کے بعد امریکا اور پورے یورپ میں مسلمانانِ عالم کے خلاف دہشت گردی کے خاتمے کے نام پر نام نہاد جنگ شروع کر دی گئی اور یوں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے اور اُنہیں بدنام کرنے کی ایک منظم اور بھرپور مہم کا آغاز ہو گیا...... مسلمانانِ عالم بالخصوص عراق، افغانستان اور پاکستان کو اس نام نہاد جنگ کی بھاری قیمت چکانی پڑی اور ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے ٹوئن ٹاورز کا ملبہ اِن ممالک پر اب تک گر رہا ہے، ہزاروں لوگ جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، شہر کے شہر کھنڈروں میں تبدیل ہو چکے ہیں، بستیاں ویران اور تفریحی مقامات اجاڑ ہو گئے ہیں، ہزاروں عورتوں نے بیوگی اور لاکھوں بچوں نے یتیمی کی چادر اوڑھ لی، بھوک اور افلاس نے پاؤں پھیلا دیے، لاکھوں افراد در بدر ہو گئے اور لاکھوں افراد کو معذوری کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا گیا ہے......

اِن فتنوں کی سرعت انگیزی اور ملحدانہ قوتوں کے اتحاد نے مسلمانانِ عالم کی توجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن پیش گوئیوں کی طرف مبذول کرا دی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت سے قبل نمودار ہونے والی علامات کے حوالے سے کی ہیں...... اِسی کیفیت کے زیرِ اثر 19 ستمبر 2008ء کو روزنامہ جنگ میں میرا کالم بعنوان ''اے خاصہ خاصان رُسل وقت دعا ہے!'' شائع ہوا جس کے آغاز میں جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آیت ربانی:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ (سورہ بقرہ، آیت ۱۵۴)

(اور جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیے جائیں اُنہیں مردہ نہ کہو وہ تو زندہ ہیں پر تمہیں ہی شعور نہیں)

کی عملی تفسیر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ایک روح پرور واقعہ نقل کیا گیا تھا، واقعہ کچھ اس طرح ہے......

''قصبہ سلمان پاک جسے زمانہ قدیم میں ''مدائن'' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور جو آج بھی عراق میں بدترین تباہی اور بربادی کے باوجود بغداد سے تقریباً چالیس میل کی مسافت پر آباد ہے، ایک متحیر اور روح پرور واقعے کے سبب امت مسلمہ کو تا قیامت ''اللہ کی روشن نشانی'' کا احساس دلا کر جھنجھوڑتا رہے

گا...... یہ الگ بات ہے کہ ہم سماعت کے باوجود سننے سے محروم، بصارت کے باوجود دیکھنے سے عاری اور ادراک کے باوجود تفکر سے خالی رہیں...... اور مجھے بھی یہ ایمان افروز واقعہ کسی وجہ سے تحریر کرنا پڑ رہا ہے ورنہ تو اِسے لکھنے کے لیے انگلیوں کا وضو، پڑھنے کے لیے طہارتِ چشم اور سننے کے لیے پاکیزہ سماعت کا ہونا بہت ضروری ہے...... وجہ کیا ہے؟...... یہ اگلی سطروں میں واضح ہو جائے گا......!

قصبہ سلمان پاک کی ایک پُرشکوہ عمارت میں صحابیِ رسول سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک ہے اور اب اِسی مزار کے گنبد سے متصل سرکار العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو جلیل القدر صحابہ (جن سے متعدد احادیث مروی ہیں) حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبورِ پُرنور موجود ہیں...... لیکن یہ پہلے یہاں نہیں تھیں بلکہ سلمان پاک سے تقریباً تین یا چار فرلانگ کے فاصلے پر ایک غیر آباد جگہ پر موجود تھیں جہاں زیرِ زمین پانی کے آنے کے سبب حضرت حذیفہ بن الیمان نے دو مرتبہ شاہ عراق (فیصل اول) کے خواب میں آ کر اُس سے کہا کہ ''مجھے اور جابر کو یہاں سے منتقل کر دو کیونکہ دریائے دجلہ کا پانی قبر میں رِس رہا ہے''......

شاہِ عراق نے مسلسل دو راتوں تک یہ ہی خواب دیکھا مگر سمجھ نہیں پایا تاہم جب تیسری رات حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مفتی اعظم عراق نوری السعید پاشا کے خواب میں آ کر یہ ہی بات دوہرائی اور جب مفتی صاحب نے شاہ عراق سے اِس کا ذکر کیا تو اُس نے فوراً ہی اُن سے عرض کی کہ ''آپ مزارات سے اجسادِ مبارکہ منتقل کرنے کا فتویٰ جاری کر دیجیے میں بلا کسی تردّد عمل کروں گا''...... فتویٰ اور شاہی فرمان عراق کے تمام اخبارات میں شائع ہوا اور بعض خبر ساں اداروں نے اِس تاریخی خبر کو پوری دنیا میں پھیلا دیا...... مقررہ دن اور وقت یعنی 24 ذی الحجہ، پیر کے دن (1932 عیسوی) لاکھوں انسانوں کی موجودگی میں یہ مزارات کھولے گئے تو معلوم ہوا کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک میں پانی آ چکا تھا اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار میں نمی پیدا ہو چکی تھی حالانکہ دریائے دجلہ وہاں سے کم از کم 4 فرلانگ دور تھا...... تمام ممالک کے سفراء اور عراق کے اراکین حکومت، مذہبی

رہنماؤں اور شاہِ عراق کی موجودگی میں پہلے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسد مبارک کو کرین کے ذریعے زمین سے اِس طرح اوپر اٹھایا گیا کہ مقدس نعش کرین کے ساتھ رکھے ہوئے اسٹریچر پر خود بخود آ گئی اور پھر کرین سے اسٹریچر کو علیحدہ کر کے شاہ فیصل، مفتی اعظم عراق، وزیر مختار جمہوریہ ترکی اور ولی عہد مصر شہزادہ فاروق نے کاندھا دیا اور یہ جسدِ مقدس بڑے احترام سے شیشے کے تابوت میں رکھ دیا گیا......

پھر اِسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسد مبارک کو قبر سے نکالا گیا...... حدیث لکھنے والے اِن عظیم المرتبت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چہروں، کفن اور ریش مبارک دیکھ کر لگتا تھا کہ جیسے انہیں رحلت فرمائے 1400 برس نہیں بس چند گھنٹے ہی گزرے ہیں...... سب سے حیرت انگیز بات یہ تھی کہ دونوں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اُن میں اتنی چمک تھی کہ بہتوں نے چاہا کہ اِن آنکھوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیں مگر وہ اِس طرح چندھیا جاتیں کہ ہر شخص دور ہٹ جاتا......

اور یقیناً وہ دیکھ بھی کیسے سکتے تھے کہ اُن مبارک آنکھوں نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ اور اُن کی شبیہ کو محفوظ کر رکھا تھا...... اب جو اُن آنکھوں میں دیکھتا تو میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا اور اُنہیں دیکھنے کے لیے آنکھ کی نہیں "طیب نظر" کی ضرورت ہے......!!

یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد میں نے لکھا:

یہ ہی حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھ سے میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ 72 چیزیں قربِ قیامت کی علامت ہیں...... جب تم دیکھو کہ...... "لوگ نمازیں غارت کرنے لگیں...... امانت ضائع کرنے لگیں...... سود کھانے لگیں...... جھوٹ کو حلال سمجھنے لگیں...... معمولی باتوں پر خوں ریزی کرنے لگیں...... اونچی اونچی عمارات بنانے لگیں...... دین بیچ کر دنیا سمیٹنے لگیں...... قطع رحمی (یعنی قریبی اعزا اور رشتے داروں سے بدسلوکی) ہونے لگے...... انصاف کمزور ہو جائے...... جھوٹ سچ بن جائے...... لباس ریشم کا ہو جائے...... ظلم، طلاق اور ناگہانی موت عام ہو جائے...... خیانت کار کو امین اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے...... جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا

جائے...... تہمت تراشی عام ہو جائے...... بارش کے باوجود گرمی ہو...... اولاد غم و غصے کا موجب ہو...... کمینوں کے ٹھاٹھ ہوں اور شریفوں کا ناک میں دم آجائے...... امیر و وزیر جھوٹ کے عادی بن جائیں...... امین خیانت کرنے لگیں...... قوم کے سردار ظالم ہوں...... عالم اور قاری بدکار ہوں...... اور جب لوگ بھیڑ کی کھالیں یعنی پوستین پہننے لگیں...... اُن کے دل مُردار سے زیادہ بدبودار اور ایلوے سے زیادہ تلخ ہوں...... اُس وقت اللہ تعالیٰ اُنہیں ایسے فتنے میں ڈال دے گا جس میں وہ یہودی ظالموں کی طرح بھٹکتے پھریں گے...... اور جب سونا عام ہو جائے گا...... چاندی کی مانگ ہوگی...... گناہ زیادہ ہو جائیں گے...... امن کم ہو جائے گا...... مصحف (یعنی قرآن) کو آراستہ کیا جائے گا...... مساجد میں نقش ونگار بنائے جائیں گے...... اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے...... دل ویران ہوں گے...... شرابیں پی جائیں گی...... شرعی سزاؤں کو معطل کر دیا جائے گا...... لونڈی اپنے آقا کو جنے گی...... جو لوگ کسی زمانے میں برہنہ پا اور ننگے بدن رہا کرتے تھے وہ بادشاہ بن بیٹھیں گے...... زندگی کی دوڑ اور تجارت میں عورت مرد کے ساتھ شریک ہو جائے گی...... مرد عورتوں کی نقالی پر فخر کریں گے اور عورتیں مردوں کی شباہت آزادانہ اختیار کریں گی...... غیر اللہ کی قسمیں کھائی جائیں گی...... مسلمان بھی بغیر کہے جھوٹی گواہی دینے کو تیار ہوگا...... صرف جان پہچان والوں کو سلام کیا جائے گا...... غیر دین (غیر مسلم) کے لیے شرعی قانون پڑھا جائے گا...... آخرت کے عمل سے دنیا کمائی جائے گی...... غنیمت کو دولت، امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو تاوان قرار دیا جائے گا...... سب سے رزیل (گرا ہوا شخص) قوم کا رہنما بن بیٹھے گا...... آدمی اپنے باپ کا نافرمان ہوگا...... ماں سے بدسلوکی کرے گا...... دوست کو نقصان پہنچانے سے گریز نہ کرے گا اور بیوی کی اطاعت کرے گا...... بدکاروں کی آوازیں مساجد میں بلند ہونے لگیں گی...... گانے والی عورتیں داشتہ رکھی جائیں گی اور گانے کا سامان فخریہ رکھا جائے گا...... سرِ راہ شرابیں پی جائیں گی...... ظلم کو فخر سمجھا جائے گا...... انصاف بکنے لگے گا...... درندوں کی کھال کے موزے بنائے جائیں گے اور امت کا پچھلا حصہ پہلے لوگوں کو لعن طعن کرنے لگے گا...... اُس وقت سرخ آندھی، زمین میں دھنس جانے، شکلیں

بگڑ جانے اور آسمان سے پتھر برسنے جیسے عذابوں کا انتظار کیا جائے گا...... (حلیۃ الاولیا/ درمنثور)

اِس کالم کی اشاعت کے بعد احباب وقارئین کی ایک بڑی تعداد نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اصرار کیا کہ موجودہ عالمی تناظر میں دیکھا جائے تو قیامت اب زیادہ دور کی بات نہیں لگتی اور اِن حالات میں قیامت کی علامات سے مسلم امہ کو تفصیل سے آگاہ کرنا باعث اجر وثواب ہوگا لہٰذا آپ اِسی کینوس کو وسیع کرتے ہوئے لوگوں کو علاماتِ قیامت سے آگاہ کریں تاکہ اِس حوالے سے پائی جانے والی تشنگی دور ہوسکے......

اپنی تصنیف ''ہماری ماں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا'' کی تکمیل اور اپنے اخباری کالموں کے مجموعے ''لاؤڈ اسپیکر'' کی ترتیب وتدوین اور پھر دیگر مصروفیات کی بناپر فوری طور پر تو یہ ممکن نہ تھا کہ میں اِس وسیع موضوع پر کوئی مفصل تصنیف سامنے لاتا تاہم قارئین کی رائے کے احترام میں جیو ٹیلی ویژن نیٹ ورک کی رمضان المبارک کی خصوصی نشریات ۱۴۳۰ھ (2009ء) میں ''آثارِ قیامت'' کے عنوان سے ایک خصوصی پروگرام پیش کیا گیا جس میں، میں نے کافی وضاحت کے ساتھ قرآن و احادیث کی روشنی میں اور عصر حاضر کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ناظرین کو قیامت سے قبل رونما ہونے والے فتنوں سے آگاہ کیا......

مذکورہ پروگرام روزانہ کی بنیاد پر سحر و افطار میں نشر ہوا جسے ناظرین کی بھرپور پذیرائی حاصل ہوئی...... دنیا بھر سے پروگرام کی مقبولیت پر مبنی پیغامات موصول ہوئے......ناظرین نے ٹیلی فون کالز، ای میلز اور ایس ایم ایس کے ذریعے اِس پروگرام کے بارے میں اپنی پسندیدگی سے آگاہ کیا ساتھ ہی ساتھ یہ مطالبہ بھی زور پکڑ گیا کہ اس پروگرام میں پیش کی گئی معروضات کو کتابی شکل میں سامنے لایا جائے تاکہ لوگ قیامت سے قبل رونما ہونے والے فتنوں سے بہر طور آگاہ ہوسکیں اور اپنے اصل اور دائمی سفر کی تیاری کریں......عوام الناس کی رائے کو ٹالنا مصنف کے لیے آسان ہوتا ہے نہ ہی وہ اس سے صرفِ نظر کرسکتا ہے لہٰذا قارئین کی رائے کے احترام میں اِس منصوبے پر کام شروع کر دیا گیا اور بے پناہ

مصروفیات اور والد محترم کے سانحۂ ارتحال کے باوجود نہایت قلیل مدت میں قیامت سے قبل رونما ہونے والی چھوٹی بڑی علامتوں کو نہایت عرق ریزی کے بعد یکجا کر کے قارئین کی دیرینہ فرمائش پوری کر دی ہے...... ان علامات کو درج کرنے کے عمل کے دوران شاعر مشرق کا ایک شعر جو حسب حال ہے، بے ساختہ نوکِ زبان پر آتا رہا اور پردۂ سماعت پر ایک بازگشت کی طرح ہتھوڑے برساتا رہا۔

یہ گھڑی محشر کی ہے، تُو عرصۂ محشر میں ہے

پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

لہٰذا شعور و لاشعور کے پردے پر خود احتسابی کی کیفیت کا غلبہ رہا اور اسی کیفیت کے زیر اثر اس کتاب کی تکمیل ہوئی چنانچہ اس سیاق و سباق میں اگر قارئین کو تحریر میں کہیں قنوطیت پسندی کا رنگ نمایاں نظر آئے تو اسے عالم اسلام کی زبوں حالی پر ایک دردمند مسلمان کا شکوہ سمجھ کر فراموش کر دیں......

ٹیلی پروگرام ''آثارِ قیامت'' کی چند اقساط نشر ہوئیں تو بعض کرم فرماؤں کی جانب سے اِس نوع کے پیغامات بھی موصول ہوئے کہ اِس پروگرام میں ڈرایا بہت گیا ہے......

پہلی بات تو یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو قیامت سے قبل پھوٹ پڑنے والے فتنوں سے ڈرایا ہی ہے تاکہ امت اِن فتنوں سے غافل نہ ہو جائے...... بالخصوص فتنۂ دجّال کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے بارے میں بہت فکر مند رہا کرتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اُس کے فتنوں سے آگاہ کرتے رہتے تھے بلکہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ میں یہودیوں کی بستی میں جب ایک یہودی کے ہاں ایک ایسے لڑکے کی موجودگی کا پتہ چلا جس میں دجّال کی نشانیاں پائی جاتی تھیں تو آپ اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ خود وہاں تشریف لے گئے اور اِس کی حقیقت جاننے کی کوشش کی...... دجّال کا بیان سن کر تو صحابہ کرام اتنا خوفزدہ ہوتے تھے کہ آنسوؤں کا مینہ برسنے لگتا تھا...... سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے عہد خلافت میں اطلاع ملی کہ یمن میں ٹڈیاں ختم ہو گئی ہیں تو آپ پریشان

ہوگئے اور اس کی تحقیق کرائی کیونکہ ٹڈیوں کا ختم ہوجانا علاماتِ قیامت میں سے ہے۔.....لہٰذا خوفِ خدا کا تقاضا ہی یہ ہے کہ اِن علامات کو پڑھ اور سن کر ڈرنا ہی چاہیے......

دوسری بات یہ کہ میرا مقصد صرف ڈرانا یا محض معلومات میں اضافہ کرنا ہی نہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات واقوال کی روشنی میں لوگوں کو خبردار کرنا اور غفلت شعاروں کو گہری نیند سے جگانا ہے، اُنہیں اُن فتنوں سے آگاہ کرنا ہے جو ہم پر دھاوا بول چکے ہیں بلکہ ہمارے گھروں میں داخل ہو چکے ہیں مگر ہم غفلت میں پڑے پہلو تہی کر رہے ہیں.....کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ فتنے ناگہانی طور پر ہم کو جکڑ لیں اور ہم کچھ کر ہی نہ پائیں.....اور فتنوں سے ڈرنا بھی اِس معنی میں نہیں ہے کہ بالکل مایوس ہی ہو جائیں کیونکہ اِس تصنیف کا مقصد ہی عامۃ الناس کو مایوسی سے نکالنا اور پیش آمدہ فتنوں بالخصوص فتنۂ دجال سے بچنے کے لیے پیشگی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ترغیب دینا ہے.....خصوصاً اِن حالات میں تو یہ اور بھی ضروری ہے کہ جب یہود ونصاریٰ متحد ہو کر مسلمانوں سے نبرد آزما ہیں اور مستقبل میں ایک عظیم الشان جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہیں..... یہودی اپنی عبادت گاہوں میں ہر روز دعا کرتے ہیں کہ ”اے خدا! ہمارا مسیحا (دجّال) جلد آجائے“.....اِسی طرح عیسائی بھی مسیحا کی دوبارہ واپسی کے لیے ہر وقت بے تاب رہتے ہیں..... یہ دونوں قومیں اپنے تئیں مسیحا کی آمد کے بارے میں لائحہ عمل تک تیار کر رہی ہیں اور اِس موضوع پر انہوں نے تحقیقاتی ادارے اور تھنک ٹینک قائم کر دیے ہیں لیکن ادھر ہم ہیں کہ نہ تو ہمارے دلوں پر اب تک دجّال کا ادنیٰ سا خوف بھی سوار ہوا ہے اور نہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں کچھ سرگرم عمل ہیں۔

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

ہم تو گویا ایک ایسی بے حس اور مردہ قوم ہیں جسے صرف دنیا پرستی اور ذاتی مفاد سے دلچسپی ہے.....پیش آمدہ حالات سے مسلمانانِ عالم کی بے فکری و بے نیازی اور یہود ونصاریٰ کی تیزگامی

وسبک رفتاری پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سابق اسرائیلی وزیر اعظم ایریل شیرون کا ایک طنز بھرا تبصرہ بھی قارئین کی نذر کر دیا جائے...... اُس نے کہا تھا کہ ''یہودی ایک متحد قوم ہے اور اپنے مذہب کے تحفظ کے لیے ایک ہے لیکن آج مسلمانوں کا شیرازہ بکھر چکا ہے، اب وہ کبھی متحد نہیں ہو سکتے، اب قبلۂ اوّل کو آزاد کرانا اِن کے بس میں نہیں ہے...... وہ فقط اپنے فروعی مسائل میں الجھے ہوئے اور عیاشی میں بری طرح پھنس چکے ہیں کیونکہ اب ان میں عمر ابن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور صلاح الدین ایوبی (علیہ الرحمہ) والا جذبہ موجود نہیں ہے، اب مسلمان بحیثیت مجموعی عیاشی کی علامت (Symbol) بن چکے ہیں، جب تک یہ عیاشیوں میں گھرے رہیں گے، ہمارے مفادات کا از خود تحفظ ہوتا رہے گا''......

ہماری غیرتوں کو جھنجھوڑنے والا یہ بیان قومی اخبارات میں 25 جنوری 2002ء کو شائع ہوا تھا، ایریل شیرون کے اِس بیان کے بعد ہماری حالت زار پر کیا اب مزید کسی تبصرے کی ضرورت باقی رہتی ہے؟......

لہٰذا یہ کتاب تحریر کرنے کا ایک مقصد تو سوئی ہوئی غیرتِ مسلم کو جگانا ہے اور دوسرا مقصد وہ ذمے داری پوری کرنا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم پر عائد فرمائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اگر قیامت آنے کے وقت کسی کے ہاتھ میں درخت کا قلم ہو اور اُسے کھڑا ہو کر اُسے لگانے کی مہلت ملے تو وہ ضرور لگا دے...... (صحیح بخاری/ مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اپنی دنیا کے لیے یوں کام کرو گویا کہ تمہیں ہمیشہ زندہ رہنا ہے اور اپنی آخرت کے لیے یوں کام کرو گویا کہ تم کل ہی مرنے والے ہو...... (کتاب الرقائق لابن المبارک)

اِن اقوال کو یہاں نقل کرنے کا مقصد یہ ہرگز نہیں ہے کہ لوگ ہاتھ جوڑ کر بیٹھ جائیں اور کام کاج، طلب علم اور دیگر فرائض کو چھوڑ دیں بلکہ اس کے برعکس یہاں مراد یہ ہے کہ لوگ آخری زمانے کی فتنہ سامانی اور سرعت انگیزی کے لیے پوری طرح لیس ہو کر مستعد ہو جائیں اور علم، عمل اور تقوے کا توشہ

سنبھال کر اُس سفر کی تیاری کریں جو ہمیں اِس وقت درپیش ہے......

بہرکیف مسلمانوں کی غیرتوں کو جھنجھوڑنے اور انہیں اُن کی موجودہ ذمے داریاں یاددلانے کے لیے اِس کتاب میں وہ علاماتِ قیامت یکجا کی گئی ہیں جن کی پیش گوئی نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے چودہ صدیوں قبل فرمادی تھی اور جو حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوتی آرہی ہیں...... خصوصیت سے اِس زمانے میں اِن علامات کو یکجا کر کے عوام الناس کو اِن سے آگاہ کرنا اِس لیے بھی ضروری ہوگیا تھا کہ دنیا کے حالات جس تیزی سے بدل رہے ہیں اِس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اب قیامت کی قریبی علامات کے ظہور میں کچھ زیادہ دیر نہیں ہے، جتنی چھوٹی چھوٹی علاماتِ قیامت کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی وہ ایک ایک کر کے ظاہر ہوچکی ہیں، صرف علاماتِ کبریٰ باقی ہیں جو نہایت اہم اور عالمگیر واقعات ہوں گے اور اِن کا آغاز حضرت امام مہدی کے ظہور سے ہوگا...... کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ کب آپ کا ظہور ہوجائے اور دنیا ایک بالکل نئی صورتِ حال کے سامنے آکھڑی ہو کیونکہ آپ ہی کے زمانے میں خروجِ دجّال نیز نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے انتہائی اہم واقعات پیش آنے والے ہیں...... فتنۂ دجّال درحقیقت اہل ایمان کی ایک نہایت کڑی آزمائش ہوگی جس کی تفصیلات کا جاننا ہر مسلمان کے لیے اور خصوصاً موجودہ نسل کے لیے بہت ضروری ہے...... اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس فتنۂ عظیم کے شر سے محفوظ رکھے (آمین)

چار حصوں میں منقسم یہ کتاب دراصل دو جلدوں پر مشتمل ہے...... جلد اوّل میں علاماتِ صغریٰ اور بعض علاماتِ کبریٰ کا سیر حاصل تذکرہ کیا گیا ہے جن میں عقیدۂ ظہور امام مہدی اور فتنۂ دجّال قابل ذکر ہیں...... جبکہ جلد دوم میں دیگر علاماتِ کبریٰ جیسے نزول مسیح علیہ السلام، یاجوج ماجوج، دابۃ الارض، پراسرار آگ، قاتل ہوا، کثیف دھویں اور لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات سمیت اُن بھیانک لمحات کی منظر کشی شامل ہے جو قیامت کے بعد پیش آنے والے ہیں...... جلد دوم کی ایک اور خاص بات فتنۂ دجّال کی عصر حاضر سے تطبیق ہے جس کے مطالعے سے قارئین کو اس فتنۂ عظیم کی قدر پیمائی موجودہ عالمی

منظر نامے کے تناظر میں کرنے میں مدد ملے گی......

قارئین سے التماس ہے کہ اس کتاب میں موجود قربِ قیامت سے متعلق تمام پیش گوئیوں اور علامات کو بغور بلکہ بار بار پڑھیں اور ان کی روشنی میں اپنا محاسبہ کریں اور آنے والے امتحانِ عظیم کی مکمل تیاری کریں تاکہ اِس امتحان میں رسوائی نہ اٹھانی پڑے......ساتھ ہی ساتھ اِس امر پر بھی غور کریں کہ عصر حاضر میں مسلمان جس زبوں حالی کا شکار ہیں اِس کی اصل وجوہات کیا ہیں......

آج سے کئی برس قبل زمانے کی ستم ظریفی کے شکار فارسی کے عظیم شاعر انوریؔ نے حالات کا رونا روتے ہوئے کہا تھا۔

ہر بلائے کز آسمان آید
خانۂ انوریؔ تلاش کند

کہ آسمان سے جب بھی کوئی آفت نازل ہوتی ہے وہ انوریؔ کا گھر دیکھ لیتی ہے......آج ہر مسلمان کی کیفیت انوریؔ کی سی ہے...... کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آسمان سے جب بھی کوئی آفت نازل ہوتی ہے وہ مسلمان کا گھر دیکھ لیتی ہے، مسلمان بحیثیت مجموعی اب ہر روز نت نئی قیامتوں سے دوچار ہیں......اِن آفتوں کو ہم اچانک ٹوٹ پڑنے والی افتاد سے تعبیر کرتے ہیں لیکن رسولِ صادق، سیدالانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودہ صدیوں قبل ہی ہمیں ایسے حالات سے باخبر کر دیا تھا......حدیث کی تمام کتابوں کے ابواب الفتن دیکھ لیں، آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدتوں پہلے ان فتنوں کی پیش گوئیاں فرما دی تھیں......آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِسے نہ حالت جنگ کہا اور نہ انتشار اور افراط و تفریط بلکہ ہمارے ہادئ برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِسے عذاب سے تعبیر کیا......

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی امت کے بارے میں میری دو دعائیں قبول ہوئیں، اول یہ کہ اللہ میری امت پر کسی دشمن کو اس طرح غالب نہیں کرے گا کہ وہ اِس کی جڑ کاٹ دے اور دوم یہ کہ اِس امت کو کسی وبا یعنی قحط یا سیلاب میں ڈبو کر بھی ہلاک نہیں کرے گا لیکن جو دعا قبول نہیں ہوئی وہ یہ تھی

کہ مسلمان خود ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے، قید کریں گے اور عذاب کا مزہ چکھیں گے...... رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس کیفیت کو عذاب سے تعبیر کیا ہے جو اِس وقت ہم پر مسلط ہے اور اِس عذاب کی کچھ نشانیاں بتائی ہیں جو میں نے گزشتہ اوراق میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسط سے آپ کے سامنے بیان کی ہیں...... سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِن پیش گوئیوں کا ہی خوف تھا کہ وہ جو اِن فتنوں سے واقف ہیں، وہ جو اہل نظر اور صاحب بصیرت ہیں گزشتہ کئی سالوں سے ہمیں اِن فتنوں کی رونمائی سے ڈرا رہے ہیں، رو رو کر صرف ایک التجا کر رہے ہیں کہ ہم سب حالت عذاب میں ہیں اِس لیے ہمیں اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے، اجتماعی توبہ و استغفار کرنی چاہیے مگر ہم نے اِن التجاؤں پر کان نہیں دھرے نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ آج ہم بدترین عذاب سے دوچار ہیں...... یہ آفتیں اور قیامتیں درحقیقت ہمارے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہیں...... دراصل ہم لوگوں نے ازخود، یہ تصور قائم کرلیا ہے کہ ہمارا رب صرف قیامت کے دن ہی ہم سے باز پرس کرے گا اور وہیں ہمارے اعمال کا عذاب ہم پر مسلط ہوگا...... حالانکہ قرآن مجید کی سورۂ طٰہٰ میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (سورۂ طٰہٰ، آیت ۱۲۴)

(اگر تم نے میری اتاری ہوئی ہدایت سے اعراض کیا تو میں تم پر معیشت ضنکا مسلط کردوں گا)

''معیشت ضنکا'' عربی میں اُس معیشت کو کہتے ہیں جس میں آدمی کی گزران تنگ کردی جائے......

اِس آیۂ مبارکہ کی تشریح میں علمائے کرام لکھتے ہیں کہ گزران کی تنگی سے مراد یہ ہے کہ آپ کی جیب نوٹوں سے بھری ہو لیکن اناج میسر نہ ہوسکے...... روزمرہ ضروریات کی اشیا خریدنے کی استطاعت تو ہو مگر وہ اشیا میسر نہ ہوں...... اگر اِس تعبیر کی زیادہ وسیع پیمانے پر تطبیق کریں تو وہ اِس طرح بنتی ہے کہ کوئی ریاست معاشی وسائل، دفاعی ساز وسامان اور افرادی قوت سے تو مالا مال ہو مگر اُس کے اپنے ہی وسائل اُس کے کسی کام نہ آئیں اور وہ اپنے وسائل کے استعمال سے محروم ہو اور عالمی برادری میں حسرت ویاس

کا پیکر بن کر رہ جائے......

اِس تناظر میں جب ہم 62 آزاد ریاستوں پر مشتمل عالم اسلام پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کہیں تیل کی دولت سے مالا مال ممالک میں تیل کے حصول کے لیے لوگوں کی طویل قطاریں دکھائی دیتی ہیں تو کہیں زرعی ملک ہونے کے باوصف لوگ گندم کے چند دانوں کے لیے ترستے دکھائی دیتے ہیں...... حقیقت تو بس وہ ہے جو علامہ اقبال نے بیان کردی ہے کہ ؎

فطرت افراد سے اغماض تو کر لیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

جو قوم اپنے ہادیٔ برحق کی تعلیمات سے روگردانی کرے، اپنے انفرادی مفادات کو اجتماعی مفادات پر فوقیت دے اور نفسانی خواہشات کی ایسی اسیر بن جائے کہ روزِ آخرت ہی کو فراموش کردے ایسی قومیں کبھی فلاح نہیں پاتیں اور جو قومیں تاریخ کے فیصلہ کن اور اعصاب شکن لمحات میں مصلحت پسندی وعیش کوشی کا لبادہ اوڑھ لیتی ہیں ، وہ پھر کبھی عالمی منظرنامے پر ایک باوقار قوم کی حیثیت سے نہیں ابھرتیں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنی شناخت کھوبیٹھتی ہیں......

ہم نے یقیناً حق سے روگردانی کی ہے، جس کی سزا ہمیں یہ ملی کہ دنیا کی قیادت وسیادت ہم سے چھین لی گئی...... کسی نہ کسی موڑ پر، تاریخ ساز اور فیصلہ کن لمحات میں امت مسلمہ یقیناً کسی ایسی اجتماعی کوتاہی کی مرتکب ہوئی ہے جس کے اثرات آج بھی محسوس کیے جاسکتے ہیں......

اِس سیاق وسباق میں موجودہ صورت حال پر غور کریں، کیا اِس وقت ہم اللہ کے بیان کردہ عذاب یعنی ''معیشت ضنکا'' کے دور سے نہیں گزر رہے؟...... ہماری زندگیاں اجیرن اور گزران مشکل نہیں ہوگئی؟...... اگر یہ سب سچ ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اِسی آیۂ مبارکہ میں آگے جا کر فرماتا ہے:

وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى (سورۂ طٰہٰ، آیت ۱۲۴)

''(جن پر میں زندگی میں گزران مشکل کردوں گا) اُن کو آخرت میں اندھا اٹھاؤں گا''

کیا ہم اس دنیا میں شروع ہونے والے عذاب کو بھی برداشت کرنے کے قابل ہیں...... ہماری تو ابھی سے چیخیں نکل گئی ہیں، زبانیں باہر آ گئی ہیں، دماغ ماؤف اور معطل ہو چکے ہیں اور ہم ابھی تک یہ سوال کرتے پھر رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے، کوئی گریبانوں میں ندامت کے آنسوؤں سے تر آنکھوں سے نہیں جھانکتا، ہچکیوں سے روتے ہوئے اپنے رب سے اپنی بدترین کوتاہیوں پر معافی نہیں مانگتا...... کوئی ہے جو باآواز بلند یہ صدا لگائے کہ مسلمانو!...... ہم سے ہمارا رب روٹھ گیا ہے، ہم سے بہت سی خطائیں ہو گئیں، آؤ اُس رب العزت سے گڑگڑا کر کہیں کہ ہمیں معاف کردے، ہم پر رحم فرمائے، اگر اُس نے ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم سے زیادہ خسارے میں کوئی نہ ہوگا......

اللھم صل وسلم وبارک علی نبینا محمد وعلی الہ وصحبہ الطیبین الطاھرین وعلی ازواجہ امھات المؤمنین وعلی التابعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین

سگِ کوچۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر عامر لیاقت حسین

یکم ربیع الاول، ۱۴۳۱ھ

کراچی